از عدالتِ عظمیٰ

جے پرکاش شرما

بنام

سٹیٹ آف یو۔پی۔ ودیگران

تاریخ فیصلہ: 20 مارچ 1997

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

یو۔پی۔ انٹر میڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ 1921:

دفعہ 16-E(2)۔ہائی اسکول کا ہیڈ ماسٹر۔تقرری۔اہلیت۔جونیئر ہائی اسکول کو ہائی اسکول کے طور پر اپ درجہ بلند کیا گیا۔ہیڈ ماسٹر کے عہدے کا اشتہار دیا گیا۔جونیئر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ودیگران نے درخواست دی۔جونیئر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کا انتخاب نہیں ہوا کیونکہ ان کے پاس مطلوبہ تجربہ نہیں تھا۔انہوں نے تقرری کو چیلنج کیا۔قرار پایا کہ، چونکہ رٹ پٹیشنر / اپیل کنندہ نے ہیڈ ماسٹر کے عہدے کے اہل ہونے کے لیے مطلوبہ تجربہ مکمل نہیں کیا ہے، اس لیے انتخابی کمیٹی کی طرف سے جواب دہندہ کا انتخاب قانون کے لحاظ سے درست ہے۔یوپی سیکنڈری ایجوکیشن سروسز کمیشن قواعد، 1983۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 17، سال 1986۔

ڈبلیو پی نمبر 174، سال 1985 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 3.9.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ڈی کے گرگ اور ستپال سنگھ۔

آربی مشرا کے لیے آر سی ورما، (پرمود سوروپ) (این پی) اور جواب دہندگان کے لیے مسز رانی چھابرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 3 ستمبر 1985 کو سی ایم ڈبلیو پی نمبر 85/174 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حیثیت یہ ہے کہ اپیل کنندہ جولائی 1974 سے جونیئر ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ جولائی 1976 میں اسکول کو ہائی اسکول کے طور پر اپ گریڈ کیا گیا۔ مذکورہ اسکول میں ہیڈ ماسٹر کی تقرری کا سوال پیدا ہوا تھا۔ ہیڈ ماسٹر کے انتخاب کے لیے ایک اشتہار مشتہر کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے دیگران کے ساتھ درخواست دی تھی اور یو پی انٹر انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ 1921 کی دفعہ 16E کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی نے مذکورہ عہدے کے لیے پانچویں مدعاعلیہ کا انتخاب کیا تھا۔ پانچویں مدعاعلیہ، یعنی مان سنگھ ورما کے انتخاب پر سوال اٹھاتے ہوئے، اپیل کنندہ نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور روک حاصل کی۔ رٹ پٹیشن کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کے پاس چار سال کے تجربے کی مطلوبہ اہلیت نہیں ہے اور اس لیے اس لحاظ سے انتخاب کو ذائل نہیں کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل شری ڈی کے گرگ کا کہنا ہے کہ چونکہ اسکول کو مکمل ہائی اسکول کے طور پر اپ گریڈ کرنے کے وقت، اپیل کنندہ کے پاس پہلے سے ہی مطلوبہ تجربہ تھا، اور وہ ایڈہاک ہیڈ ماسٹر پر کام کر رہا تھا، اس لیے اس کی ترقی یافتہ کے طور پر تصدیق ہو جاتی۔ اس لیے کمیٹی کے ذریعے انتخاب ضروری نہیں تھا۔ لہذا عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے ضابطوں کے ضابطہ بندی 2 (1) کے تحت، کسی ادارے کے سربراہ کے عہدے کو براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کیا جائے گا، دفعہ 16F کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی کے حوالے سے یا، جیسا بھی معاملہ ہو، دفعہ 16FF کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت۔ یو۔ پی۔ سیکنڈری ایجوکیشن سروسز کمیشن قواعد، 1983 سے منسلک حصہ V کا ضمیمہ A ان قابلیتوں کو بیان کرتا ہے جو "محکمہ کے ذریعہ تسلیم شدہ تربیتی ادارے میں یا کسی تسلیم شدہ ہائر سیکنڈری اسکول کی اعلی درجوں میں کم از کم چار سال تک پڑھانے کے تجربے کے ساتھ یا دونوں میں مشترکہ یا محکمہ کے ذریعہ تسلیم شدہ جونیئر ہائی اسکول کے تربیت یافتہ گریجویٹ ہیڈ ماسٹر کے طور پر کم از کم چار سال کا تجربہ رکھتے ہیں، بشرطیکہ یہ بھی کہ اس کی عمر 30 سال سے کم نہ ہو۔"

دفعہ 16E(2) کے تحت ہیڈ ماسٹر کے عہدے کو کمیٹی کی طرف سے مناسب اشاعت کے بعد ترقی یا براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کرنا ہوتا ہے۔ ذیلی فقرہ (3) کے التزام کو ان افراد کو مستثنیٰ کرنے کے لیے معمول کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے جن کے پاس مطلوبہ قابلیت نہیں تھی، بطور مختصر راستہ ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر نااہل افراد کی تقرری کے لیے۔ اس طرح کی تقرری کی تمام وجوہات کے ساتھ، جو عدالتی نظر ثانی سے مشروط ہو، اسے معمول کے طور پر نہیں بلکہ احتیاط سے استعمال کیا جانا چاہیے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کو جولائی 1974 میں جونیئر ہائی اسکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا تھا جسے سال 1976 میں اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ اس طرح، انہیں جونیئر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے چار سال کا تجربہ نہیں تھا۔ اگرچہ شری گرگ نے مختلف مقامات پر اپیل کنندہ کے پچھلے تجربے کو ہمارے سامنے رکھا ہے، لیکن وہ صرف اسسٹنٹ ٹیچر کی حیثیت سے ہیں، ہائیر سیکنڈری اسکول میں 1964-65، 1965-66 سالوں کے لیے، کہا جاتا ہے کہ اس نے ہیڈ ماسٹر کے طور پر دو سال تک کام کیا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ چونکہ اس نے ہیڈ ماسٹر کے عہدے کے اہل ہونے کے لیے مطلوبہ تجربہ مکمل نہیں کیا ہے، اس لیے انسپکٹر کی تشکیل کردہ کمیٹی کی طرف سے کیا گیا پانچویں مدعا علیہ کا انتخاب قانونی طور پر درست ہے۔

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے۔ اس کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔